



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے رمضان المبارک کی ایک صبح میں سخت ورزش کی اور وہ بے حد تھک گیا۔ چنانچہ اس نے پانی پی لیا اور اس کے بعد مغرب تک روزے کو مکمل کیا۔ کیا اس کا روزہ درست ہوا یا نہیں؟
ایک شخص جس کے ذمے رمضان المبارک کے دو روزوں کی قضا ہے اور اس نے ابھی تک وہ روزے نہیں کھے جب کہ اس پر ایک رمضان گزرا اور پھر دوسرا بھی گزر گیا تو اب اس شخص کے ذمے کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

یہ ورزش کی مشقیں کوئی فرض عین نہیں ہیں جن کی خاطر اسلام کے ارکان کو چھوڑ دیا جائے تو اس شخص پر واجب تھا کہ جب اس نے دیکھا کہ وہ شدید تھکاوٹ کا شکار ہو رہا ہے تو وہ رک جانا اور اپنے جسم کو نہ تھکانا۔ اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ محض اس تھکاوٹ کی خاطر روزہ کھول لے۔ جب تک کہ وہ ایسی حالت کو نہ پہنچ جائے جس میں اس کو موت کا اندیشہ ہو، اس صورت میں اس کا حال ایک مریض جیسا ہوتا (اور اس کو افطار کی اجازت ہوتی) بہر صورت اس شخص کو توبہ کرنی چاہئے اور جلد از جلد اس دن کے روزے کی قضا کرنا چاہئے جس کو اس نے پانی پی کر برباد کر لیا تھا۔

جس نے رمضان المبارک کا کوئی روزہ چھوڑ دیا اس کے لئے فوری طور پر قضا لازم ہے اور بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا جائز نہیں۔ اگر اس نے بغیر عذر کے اس میں تاخیر کی یہاں تک کہ اس پر دوسرا رمضان آ گیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ قضا کے ساتھ ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 123

محدث فتویٰ